روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 7 فروری 2015ء 17 ربیع الثانی 1436 ہجری 7 تبلیغ 1394 ھش جلد 65-100 نمبر 32

بہترین حصہ کی اطاعت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
اور تمہاری طرف جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس کے بہترین حصہ کی پیروی کرو پیشتر اس کے کہ عذاب تمہیں اچانک آ پکڑے جبکہ تم (اس کا) شعور نہ رکھتے ہو۔
(الزمر:56)

اخلاق عالیہ صحابہؓ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ ﷺ کی وفات نے مسلمانوں کی زندگی پر ایک زلزلہ برپا کر دیا اپنے آقا کی المناک جدائی کے صدمے سے مغلوب صحابہ رسولؐ بے چین اور بے قرار تھے اور مارے غم کے دیوانے ہوئے جا رہے تھے۔ چنانچہ سقیفہ بنو ساعدہ میں جب خلافت ایسی اہم امانت کی سپرداری کا مسئلہ زیر غور تھا۔ بزرگ صحابہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور ابوعبیدہؓ نے انصار کو سمجھایا اور ہر ایک نے نہایت عجز اور انکسار سے اپنے بزرگ مہاجر بھائی کا نام پیش کر کے صدق دل سے اپنی بیعت پیش کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: دیکھو تم میں عمر موجود ہیں، جن کی ذات سے خدا نے دین کو معزز کیا اور تم میں ابوعبیدہ بھی ہیں جن کو امین الامت کا خطاب دیا گیا ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو، بیعت کر کے اکٹھے ہو جاؤ۔'' (تاریخ یعقوبی جلد 2 صفحہ 123، استیعاب جلد 2 صفحہ 342)

حضرت عمرؓ نے اپنی معذرت پیش کرتے ہوئے ان دونوں بزرگوں کے نام لئے اور حضرت ابوبکرؓ کے طبعی پس و پیش کو دیکھ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ سے یہاں تک کہا کہ ابوعبیدہ آپ بیعت لینے کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ اس امت کے امین ہیں۔ اس پر ابوعبیدہؓ نے اپنی رائے کا حق امانت یوں ادا کیا کہ ''مجھے ہرگز ایسے شخص پر تقدم روا نہیں جنہیں آنحضرت ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں ہمارا امام مقرر فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات تک انہوں نے ہمیں امامت کروائی۔'' (فضائل الصحابہ جلد 2 صفحہ 741)

پھر انصار صحابہؓ کو کیسی عمدگی سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو ''اے انصار! تم رسولؐ اللہ کی نصرت کرنے والے اوّلین لوگ تھے۔ آج اس کو سب سے پہلے بدلنے والے نہ بن جانا۔'' (بخاری کتاب الرقاق)

الغرض خلافت اولیٰ کے انتخاب کے اہم اور نازک مرحلے پر امین الامت حضرت ابوعبیدہؓ نے اپنے خطاب کی خوب لاج رکھی اور امانت کا حق ادا کر دکھایا۔

حضرت عمرؓ کو حضرت ابوعبیدہؓ کی عملی زندگی میں کامل امین ہونے پر جو بھرپور اعتماد تھا اس کا اظہار انہوں نے اپنی وفات سے قبل اپنی ایک دلی تمنا کے رنگ میں یوں کیا کہ اگر آج ابوعبیدہؓ زندہ ہوتے تو میں ان کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کر جاتا اور اس کے بارہ میں کسی سے مشورہ کی بھی ضرورت نہ سمجھتا اور اگر مجھ سے جواب طلبی ہوتی تو میں یہ جواب دیتا کہ خدا اور اس کے رسولؐ کے امانت دار شخص کو اپنا جانشین مقرر کر آیا ہوں۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 413)

ہفتہ وقف جدید

امرائے کرام صدر صاحبان، سیکرٹریان مال وقف جدید سے گزارش ہے کہ مورخہ 13 تا 20 فروری 2015ء ہفتہ وقف جدید منانے کا اہتمام کریں۔ حضرت مصلح موعود بانی تحریک وقف جدید فرماتے ہیں۔

''احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔''

اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت میں وقف جدید کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے تمام جماعتوں کو ہفتہ وقف جدید برائے مساعی خاص وقف جدید اہتمام کرنے کی درخواست ہے۔

وقف جدید کے چندہ جات حسب ذیل ہیں۔

(1) بالغان (لجنہ۔ خدام۔ انصار)
(2) دفتر اطفال (اطفال۔ ناصرات اور سات سال سے کم عمر کے بچے/ بچیاں)
3۔ امداد مراکز نگر پارکر

وعدوں اور وصولی کے حصول کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور مدنظر رہیں۔

☆ اگر آپ نے جماعت کے وعدے تاحال نہیں بھجوائے تو جلد مکمل کر کے بھجوائیں اور وعدوں کے ساتھ وصولی مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆ اگر آپ وعدے بھجوا چکے ہیں تو وعدوں پر نظر ثانی کی درخواست ہے۔ اچھی طرح چیک کر لیں کہ کوئی فرد جماعت اس الٰہی تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ نیز جن احباب کے وعدے ان کی مالی حیثیت سے کم نظر آتے ہیں انہیں حیثیت کے مطابق تحریک کر کے آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم ہر سال آگے بڑھتا ہے۔ ہر سال وعدہ اور وصولی گزشتہ سال کی ادائیگی سے زیادہ ہونی چاہئے۔ جماعت کی یہی روایت ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ

حضور انور کا خطاب بطرز سوال و جواب

جامعہ احمدیہ یوکے کا کانووکیشن

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب، کہاں اور کس موقعہ پر ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطاب مورخہ 13 دسمبر 2014ء کو جامعہ احمدیہ برطانیہ سے فارغ التحصیل ہونے والی تیسری شاہد کلاس کی تقریب تقسیم اسناد کے موقعہ پر فرمایا۔

س: اس سال جامعہ احمدیہ یو۔کے سے کتنے طلباء نے شاہد کی ڈگری لی؟

ج: 22 طلباء۔

س: فارغ التحصیل طلباء کن لوگوں میں اب شامل ہو گئے ہیں اور اب ان کا کیا فرض ہے ؟

ج: فرمایا! آپ ان لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں جو تفقہ فی الدین کرنے کے بعد دنیا کو حق وصداقت دکھانے اور دنیا کو حق وصداقت پر چلانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پس سب سے پہلے تو آپ کو ہر وقت، ہر لحہ خود اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ یہ ذمہ داری جو آپ پر پڑی ہے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

س: کس قسم کے مربیان میدان عمل میں اچھا کام کر رہے ہیں؟

ج: فرمایا! اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے جامعہ احمدیہ پاس کرلیا اچھے نمبروں سے پاس کرلیا، پوزیشن لے لی۔ بہت بڑے پوزیشن لینے والے میں نے دیکھے ہیں جب میدان عمل میں جاتے ہیں تو ان کی کارکردگی صفر ہوتی ہے جبکہ اخلاص اور وفا سے بھرے ہوئے، اپنے عملی نمونوں کی طرف توجہ دینے والے ایسے ہوتے ہیں جو گو جامعہ کے دوران پڑھائی میں بے شک کم بھی ہوں لیکن میدان عمل میں بہت کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پس آپ کے کامیابی کے اصل معیار اب پتہ لگیں گے۔

س: علم میں ترقی کے ساتھ عمل میں ترقی میدان عمل میں کیوں ضروری ہے ؟

ج: فرمایا! علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ عمل میں بھی ترقی ضروری ہے اور یہ میدان جب تک زندگی ہے اس کے لئے کھلا ہے سات سال کا ایک محدود دور ختم ہو گیا اور تمام عمر پر پھیلا ہوا ایک نیا دور شروع ہو گیا۔ ہر دن جو چڑھے وہ علم میں اضافہ کے ساتھ چڑھنا چاہئے، عمل میں ترقی کی طرف توجہ دیتے ہوئے چڑھنا چاہئے ...... اور ہر رات جو آپ پر آئے وہ اپنے دنوں کی روحانی اور علمی ترقی اور عملی ترقی کے جائزے لیتے ہوئے گزرنی چاہئے۔ پس جب یہ جائزے آپ کے سامنے ہوں گے بھی آپ کو اپنے معیار نظر آئیں گے، اپنی progress نظر آئے گی جہاں کمی ہو گی اس کو پوری کرنے کی کوشش کریں گے اگر یہ جائزے نہیں ہوں گے تو اسی دنیادار کی طرح ہوں گے جس کا کام صرف اٹھ کر اپنی نوکری پر جانا اور شام کو نوکری سے واپس آ جانا ہے۔ آپ کی نوکری خدا تعالیٰ کی نوکری ہے آپ کی نوکری کسی انسان کی نوکری نہیں۔

س: مربیان کو جس جگہ تعینات کیا جائے اسے کیا کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! جو دفاتر میں جانے والے ہیں یا مختلف کاموں میں دوسری جگہوں پر جانے والے ہیں ان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہمیں بس جس کام پر لگا دیا ہے اسی طرف توجہ دینی ہے۔ اس طرف تو توجہ دینی ہی ہے آپ نے لیکن ساتھ ساتھ علمی اور عملی ترقی کی طرف بھی توجہ دیتے رہنا ہے۔ اپنے علم کو بڑھاتے رہنا چاہئے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جس جگہ بھی آپ ہوں قرآن کریم پر غور اور تدبر، حضرت مسیح موعود کی کتب کو پڑھنا، ان پر غور اور تدبر سے پڑھیں۔ پس جہاں بھی آپ ہوں جس جگہ بھی لگایا جائے اپنے علم میں اضافے کی ہر وقت آپ کو کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

س: فیلڈ میں لوگوں کی مربیان سے کیا توقعات ہوتی ہیں؟

ج: فرمایا! جہاں آپ جائیں گے اگر فیلڈ میں جاتے ہیں کسی مشن ہاؤس میں لگایا جاتا ہے تو لوگوں کی توقعات آپ کے ساتھ ہوں گی۔ آپ کے رکھ رکھاؤ آپ کے اخلاق آپ کے عمل ظاہری باتیں جو ہیں لباس، بات کرنے کا طریقہ سلیقہ، اٹھنا بیٹھنا، کھانے پینے کے طریقے یہ سارے اخلاق آپ کے جس جگہ بھی ہوں گے جس جماعت میں بھی ہوں گے وہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے اگر ان میں کمی ہو گی تو یہی ان باتوں میں اس جماعت میں بھی کمی آنا شروع ہو جائے گی اگر ان میں اس کے اعلیٰ نمونے قائم کریں گے۔ تو وہ اعلیٰ نمونے ان جماعتوں کے قائم ہونے شروع ہو جائیں گے۔

س: علمی اور عملی ترقی کے ساتھ کیا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! پھر ایک اور اہم بات روحانیت میں ترقی ہے علمی اور عملی ترقی کے ساتھ روحانی ترقی ہو تو اس میں برکت پڑتی ہے۔ جب آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا چلا جا رہا ہوگا۔ جو روحانی ترقی ہے اس کے ذریعہ سے نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھ رہا ہو گا مخلوق کے لئے آپ کے ہمدردی کے جذبات بھی بڑھ رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔

س: مربی کو لوگوں کی تربیت کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! دعوت الی اللہ کے لئے بھی اور تربیت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو طریقہ سکھایا ہے وہ حکمت اور موعظہ حسنہ ہے حکمت سے بات کریں موقع اور محل کی مناسبت سے بات کریں۔ اگر کوئی شخص بگڑا ہوا ہے اس کو تربیت کے لئے آپ لوگوں کے سامنے توجہ دلائیں گے اور کوئی استہزاء کا رنگ اس میں آ جائے تو وہ مزید بگڑ جائے گا اسی کو اگر آپ علیحدہ لے جا کر بٹھا کر ہمدردی کے جذبہ کا اظہار کر کے توجہ دلائیں گے تو وہ بالکل اور صورتحال ہو گی پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں۔

س: دعوت الی اللہ کے لئے مربیان کو حضرت مسیح موعود نے کیا ہدایت فرمائی ہے؟

ج: دعوت الی اللہ کے لئے ایک مربی کو حضرت مسیح موعود نے جو ہدایت دی ہے یہ ہے کہ رات دن تضرع اور ابتہال سے دعا میں لگے رہنا اور اتنا صبر اور حوصلہ کہ کسی صورت میں بھی چڑنا نہیں تنگ نہیں آنا چڑ کر کوئی ایسی بات منہ پر نہیں لانی جس سے دوسرے پر بجائے اچھا اثر ہونے کے برا اثر ہو۔ پس یہ ایک بنیادی بات جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتائی ہمیشہ ہمیں سامنے رکھنی چاہئے بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ چیزیں زہر ہیں۔ چڑنا اس کے لئے ایک زہر ہے اور صبر نہ دکھانا ایک زہر ہے۔ تضرع اور ابتہال سے کسی کے لئے دعا نہ کرنا صرف یہ سوچنا کہ اپنی کوشش سے ٹھیک کر لوں گا یہ زہر ہے (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 77) اور چڑچڑے پن سے حکمت بھی جاتی ہے اور انسان احسن رنگ میں بات بھی نہیں کر سکتا ایک غلطی کے بعد پھر دوسری غلطی ہوتی چلی جاتی ہے پھر چڑنا تکبر کی بھی نشانی ہے۔ چڑنے سے جب تکبر پیدا ہوتا ہے تو تکبر ہی تقویٰ سے دور لے جاتا ہے اور جس میں تقویٰ نہیں اس کے کام میں برکت بھی نہیں رہ سکتی۔ پس جس طرح ایک نیکی کئی نیکیوں کے بچے دیتی ہے ایک برائی سے پھر دوسری برائی بھی پھیلتی چلی جاتی ہے اس لئے بہت توجہ اور حکمت سے اور سوچ بچار کے، استغفار کرتے ہوئے ایک مربی کو اپنے کام سرانجام دینے چاہئیں۔

س: مربی میں بنیادی چیز کیا ضروری ہے؟

ج: تقویٰ ایک بنیادی چیز ہے اگر ایک مربی میں تقویٰ نہیں ہو گا تو پھر ایک عام احمدی کے مقام سے بھی نیچے ہے مربی ہونا تو دور کی بات ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سے پہلے یہاں سے جتنے بھی مربی بن کر نکلے ہیں۔ ان کے بارے میں مجھے جماعتوں اور اداروں کی طرف سے اچھی رپورٹس آ رہی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے معیاروں کو اونچا کرتے چلے جانا ہے اور آپ نے ان معیاروں سے مزید آگے نکلتے چلے جانا ہے یہ جو مسابقت کی روح ہے جب تک رہے گی ...... ہمارے مربیان اور کامیاب ترین مربیان بنتے چلے جائیں گے۔ اگر اللہ نے چاہا۔

س: کس چیز کے بغیر ایک مربی کامیاب نہیں ہو سکتا؟

ج: فرمایا! دعاؤں کے بغیر کوئی کامیاب مربی نہیں بن سکتا ہمیں جو کچھ ملنا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملنا ہے اور ملتا ہے اس لئے دعاؤں کی طرف بہت توجہ ہونی چاہئے۔

س: حضرت مصلح موعود نے واقفین زندگی کو کیا نصائح فرمائی ہیں؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: ”سب سے پہلے تو وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں اور دعاؤں کے بغیر کوئی (مربی) کامیاب ہو نہیں سکتا، خلیفہ وقت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اس کے دو فائدے ہیں۔ صرف علم کافی نہیں دعا اور روحانی ترقی ضروری ہے۔ ...... ایک طرف تمہارا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا جائے گا اور دوسری طرف تم سے کام لینے کا فرض جس انسان کے سپرد کیا گیا ہے اس کی طاقت، قوت اور عقل میں ترقی ہو گی، تم دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دماغوں میں اثر پیدا کرے۔ تمہیں بلند حوصلہ بخشے، تمہیں قوی اور شجاع بنائے تمہیں وہ طریق سکھائے جس کے نتیجہ میں لوگ تمہاری بات مان لیں۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ اور ظاہری علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ ظاہری علوم بھی بڑے کام کی چیزیں ہیں۔ خدا نے حضرت مسیح موعود کے پیغام کے بھیجنے کی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی انابت اور توجہ الی اللہ کی وجہ سے ہوا۔ اگر تمہارے اندر بھی اسی قسم کا یقین پیدا ہو جائے اور تم بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھکو تو اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائید تم میں سے بھی ہر ایک کو حاصل ہو گی اور دنیا بھی تمہیں ملے گی اور دین بھی تمہیں ملے گا۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک، جلد سوم صفحہ 569-567)

س: حضور انور نے مربیان سے کس قسم کی توقعات کی خواہش کی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ کرے کہ آپ کے دلوں میں یہ بات ہمیشہ راسخ رہے کہ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نوکری اور اللہ تعالیٰ کے جو کام ہیں ان کو پورا کرنے کا عہد کیا ہے اور زمانے کے امام کے ہاتھ پر نہ صرف بیعت کی بلکہ بیعت کرنے کے بعد ان لوگوں میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے جو دین کا علم حاصل کرنے کے بعد دنیا کو خدا تعالیٰ کے حضور لانے والے اور جھکانے والے ہوں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو میرا حقیقی رنگ میں سلطان نصیر بنائے۔

س: آخر پر حضور انور نے مربیان کے لئے کیا دعائیں کی ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ جہاں بھی آپ ہوں آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی ضروریات کو خود پورا فرمائے۔ آپ کو مشکلات میں جب دیکھے تو خود آپ کا سہارا بنے۔ آپ کا معین و مددگار ہو۔ آپ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہیں۔ آپ کی طرف سے ہمیشہ خوشی اور کامیابی کی خبریں مجھے ملتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک کرے اور میں دوبارہ کہوں گا کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد حکمتوں کے تحت شادیاں کیں

بیوگان کا سہارا۔ کفالت یتامیٰ۔ بدرسوم کا خاتمہ۔ دشمنوں کا قلع قمع۔ قوموں کی تربیت۔ اسوہ نبوی کی حفاظت

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

شادیوں کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاص حکم دیئے وہ یہ تھے۔ فرمایا

اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر تو انہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیرنگیں ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مؤمن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کر دے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ یہ مؤمنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جا رہا ہے) تا کہ تجھ پر (ان کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو ان میں سے جنہیں چاہے چھوڑ دے اور جنہیں چاہے اپنے پاس رکھ اور جنہیں تو چھوڑ چکا ہے ان میں سے کسی کو اگر پھر (لینا) چاہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم میں مبتلا نہ رہیں اور وہ سب اس پر راضی ہو جائیں جو تو انہیں دے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت بردبار ہے۔ اس کے بعد تیرے لئے اور عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان بیویوں کے بدلے میں تو اور بیویاں کر لے خواہ ان کا حسن تجھے پسند ہی کیوں نہ آئے۔ مگر وہ مستثنیٰ ہیں جو تیرے زیرنگیں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

(الاحزاب: 51 تا 53)

ازواج مطہرات

ان آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو شادیوں کے بارہ میں بعض خاص اور الگ احکام سے نوازا تھا۔ آپؐ نے جتنی شادیاں کیں وہ خاص منشائے باری تعالیٰ کے تحت کیں۔ بشریت کے عام فطرتی تقاضوں کے پیش نظر مگر خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت آپؐ نے جو پہلی شادی کی وہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوئی۔ یہ شادی جو ماموریت سے قبل ہوئی، آپؐ کی ازدواجی زندگی کا آغاز تھی۔ یہ شادی اس وقت ہوئی جب آپؐ کی عمر 25 برس تھی اور حضرت خدیجہؓ 40 سال کی تھیں۔ تقریباً 24 سال تک آپؐ کی یہ رفاقت قائم رہی۔ حضرت خدیجہؓ کے ہوتے ہوئے آپؐ نے دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت خدیجہؓ 10 نبویؐ میں 64 سال کی عمر پا کر بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کی عمر تقریباً پچاس سال تھی۔ اب منصب نبوت کے طبعی تقاضوں کے مطابق آپؐ کو شادی کی ضرورت درپیش تھی۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کی وفات کے چند ماہ بعد یعنی شوال 10 نبویؐ میں دوسری شادی کی جو حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے ہوئی۔ اور آپؐ کی آخری شادی ذوالقعدہ 7ھ میں حضرت میمونہؓ بنت حارث سے قرار پائی۔ اس وقت آپؐ کی عمر ساٹھ سال کو پہنچ چکی تھی۔ الٰہی منشاء کے مطابق آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد 10 نبویؐ سے 7ھ تک کل دس شادیاں کیں۔ گویا باقی عمر میں جو آپؐ کی بڑھاپے کی عمر تھی، آپؐ نے دس سال کے اندر اندر باقی دس شادیاں کیں۔ اس عرصہ میں بسا اوقات بعض عورتیں شادی کے لئے خود کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں لیکن آپؐ انہیں اس لئے قبول نہیں فرماتے تھے کہ آپؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہیں ہوتا تھا۔ آپؐ کی اپنی صورتحال یہ تھی کہ آپؐ زائد شادی کی خواہش نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ”مَا لِی فِی النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ“

(سنن الدارمی کتاب النکاح باب ما یجوز ان یکون مہراً)

کہ مجھے عورت کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ آپؐ کا یہ عمل بھی ظاہر ہوتا رہا کہ بعض سے آپؐ نے خود شادی فرمائی۔ اس خاص انداز سے پتہ چلتا ہے کہ شادیوں کا یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ذمہ داری کے طور پر خاص مصالح اور حکمتوں کے تحت ”مؤمنوں سے الگ خالصۃً آپؐ کے لئے“ تھا (الاحزاب: 51)۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس خاص اجازت کے عقب میں دینی، دنیوی، تبلیغی، سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی حکمتیں صاف نظر آتی ہیں۔ یہ حکمتیں اور مصالح جو خدا تعالیٰ کی نظر میں تھے جب مکمل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مزید شادیوں کا بوجھ اٹھانے سے سبکدوش فرما دیا اور فرمایا کہ ”اس کے بعد تیرے لئے اور عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان بیویوں کے بدلے میں تو اور بیویاں کر لے“۔

(الاحزاب: 53)

شادیوں میں حکمتیں اور مصالح

آنحضرت ﷺ نے جو شادیاں کیں ان کی تفصیل میں جائیں تو ان میں خدا تعالیٰ کی الگ الگ حکمتیں اور مصلحتیں نظر آتی ہیں۔

بیوگان کا سہارا

حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد آنحضرت ﷺ کی حضرت سودہؓ سے شادی ایک خاص مصلحت اور خاص ضرورت کے ماتحت تھی اور وہ یہ کہ ان کے خاوند حضرت سکران بن عمروؓ جو ابتدائی صحابہؓ میں سے تھے، کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے تھے اور حضرت سودہؓ بے سہارا رہ گئی تھیں۔ یہ زمانہ مسلمانوں کے واسطے چونکہ ایک سخت تکلیف اور مصیبت کا زمانہ تھا اور ظالم قریش کی طرف سے سب مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر جور و جبر کے تبر چل رہے تھے اور خصوصاً بے یار و مددگار غرباء کے لئے تو یہ انتہائی مصائب کے دن تھے۔ اس لئے ایسی حالت میں آنحضرت ﷺ نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ صدمہ خوردہ اور غم رسیدہ بیوہ بغیر کسی انتظام کے چھوڑ دی جاوے اور اسلام کی وجہ سے مصیبت کے دن کاٹے اس لئے اور نیز اس لئے بھی کہ آپؐ نے مسلمانوں کو آپس میں محبت رکھنے اور ایک دوسرے کی ہمدردی اور مدد کرنے کا عملی سبق بھی دینا تھا، جب آپؐ کے سامنے حضرت سودہؓ کا ذکر آ گیا تو آپؐ نے بلا تأمل یہی فیصلہ کیا کہ آپؐ انہیں خود اپنے عقد میں لے کر سایۂ عاطفت میں لے لیں۔ یہ ایک قربانی تھی جو آپؐ نے حالات پیش آمدہ کے ماتحت کی۔ کیونکہ اول تو حضرت سودہؓ ایک بیوہ تھیں۔ دوسرے وہ عمر رسیدہ تھیں۔ تیسرے ان میں آپؐ کی زوجیت کے واسطے کوئی امتیازی قابلیت بھی نہ تھی اور نہ کوئی خاص وجہ کشش تھی۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کا آپؐ کے حرم میں آنا یہ معنے رکھتا تھا کہ آپؐ اپنی اس بیوی (حضرت عائشہؓ) پر ایک سوت لا رہے تھے جو خدائی انتخاب کے ماتحت آپؐ کی زوجہ بنی تھی اور اس وجہ سے آپؐ کو بہت محبوب تھی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اپنی محبوب بیوی پر کوئی شخص یونہی بغیر کسی خاص وجہ کے سوت نہیں لایا کرتا۔ پس حضرت عائشہؓ کے ہوتے ہوئے آپؐ کا حضرت سودہؓ جیسی خاتون کے ساتھ نکاح کرنا صاف بتا رہا ہے کہ بیوگان کا سہارا بننے کے لئے یہ ایک قربانی تھی جو آپؐ نے خدائی منشاء کے ماتحت کی۔

آپؐ کی اس شادی میں یہ اسوہ بھی تھا کہ اگر کسی مسلمان عورت پر کبھی ایسے حالات آئیں تو دوسرے مسلمان جو دوسری شادی کی توفیق رکھتے ہوں، آگے آئیں اور یہ قربانی کریں کہ ایسی بے کس اور مجبور عورتوں کو اپنے عقد میں لے کر ان کے لئے سایۂ عاطفت مہیا کریں۔

ایسا ہی ایک اور نمونہ حضرت زینب بنت خزیمہؓ سے آنحضرت ﷺ کے عقد میں نظر آتا ہے۔ حضرت زینبؓ آپؐ کے ایک پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحشؓ کی اہلیہ تھیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے اور حضرت زینبؓ بیوگی کی حالت میں بے سہارا ہو گئیں۔ آنحضرت ﷺ نے اسی جذبہ کے تحت خود اپنی طرف سے زینبؓ بنت خزیمہ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور ان کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر ان کو اپنے عقد میں لے لیا۔ ان کی شادی پر ابھی صرف چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ربیع الآخر 4ھ میں وہ انتقال کر گئیں۔

(زرقانی ازواج مطہرات حالات زینب بنت خزیمہ و الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

آنحضرت ﷺ ایسی شادیوں کے لئے صحابہؓ میں سے کسی کو بھی حکم صادر فرما سکتے تھے جس پر صحابہؓ لازماً عمل کرتے۔ چونکہ تنگدستی و مصائب کے اس دور میں دوسری شادی خالصۃً ایک ایثار اور قربانی کا تقاضہ کرتی تھی اس لئے آپؐ نے خود عملی نمونہ سے ہمدردی اور ایثار کا سبق پیش فرمایا۔ چنانچہ آپؐ کے اس عملی نمونہ کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہؓ بھی حسب حالات و ضرورت ایسی بیوگان اور بے کس عورتوں سے شادی کرنے کے لئے ایثار کا نمونہ دکھاتے تھے۔

کفالت یتامیٰ

حضرت ام سلمہؓ آنحضرت ﷺ کی حقیقی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں اور حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد کے عقد میں تھیں جو ایک نہایت مخلص اور پرانے صحابی تھے۔ اور جنگ احد میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد انہی زخموں کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ وفات کے وقت ان کی زبان پر یہ دعا تھی۔

اے میرے اللہ! میرے بعد میرے اہل کے لئے اچھا انتظام فرما۔ ان کے چار بچے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی پرورش اور کفالت کی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت ام سلمہؓ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ ان کی رضامندی ملنے پر آپؐ

نے انہیں اپنے عقد میں لے لیا اور ایک حقیقی باپ کی طرح ان کے بچوں کے سر پر سہارا مہیا فرمایا اور ان کی کفالت فرمائی۔

(ابن سعد و زرقانی ذکر ازواج مطہرات)

اس مضمون کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب حضرت خدیجہؓ کا وصال ہوا تو ان کے بچوں کی نگہداشت اور کفالت کا مسئلہ بھی پیدا ہو گیا جس کا انتظام آنحضرت ﷺ کی حضرت سودہؓ سے شادی کے ذریعہ ہو گیا۔ ہجرت مدینہ کے بعد بھی جب تک آپؐ نے اپنے اہل و عیال کو مدینہ نہیں بلا لیا اس وقت تک حضرت سودہؓ بھی ان کے ہمراہ مکہ میں ہی قیام پذیر رہیں۔

(ابن سعد)

بعض مروجہ رسومات کا ابطال

جس طرح متبنّٰی کے معنی حقیقی بیٹا نہیں اسی طرح منہ بولے بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں میں ان دونوں کے متعلق رشتوں کے جذبات وہی تھے جو حقیقی رشتوں کے لئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کے رشتہ کے لئے جب حضرت خولہ بنت حکیمؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے بات کی تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ آنحضرت ﷺ تو ہمارے بھائی ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ کہلا بھیجا کہ دین کی اخوت سے رشتہ پر اثر نہیں پڑتا۔ اس وضاحت سے حضرت ابوبکرؓ کا یہ انقباض دور ہو گیا اور وہ اس رشتہ سے بے حد خوش ہوئے۔

(بخاری کتاب النکاح باب نکاح الابکار و زرقانی و اسد الغابہ حضرت عائشہؓ)

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے حضرت زیدؓ کو اپنا متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔ حضرت زیدؓ نے اپنی بیوی حضرت زینب بنت جحشؓ کو جب طلاق دی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو حضرت زینبؓ سے شادی کی تحریک ہوئی۔ چونکہ عرب میں یہ رواج تھا کہ اپنے لے پالک بچوں کو حقوق وراثت اور رشتوں کی حرمت وغیرہ امور میں حقیقی صلبی بچوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے اس الٰہی تحریک پر عمل سے معاشرہ میں بے چینی پیدا ہونا اور اس کا یہ مطلب سمجھا جانا کہ گویا اپنے بیٹے کی مطلقہ سے شادی کی جا رہی ہے، لازمی امر تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ اس رسم کو کلیۃً ختم کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ جب حضرت زینبؓ کی عدت ختم ہو چکی تو ان کی شادی کے متعلق آنحضرت ﷺ پر پھر وحی نازل ہوئی کہ آپؐ کو انہیں خود اپنے عقد میں لے لینا چاہئے۔ اور اس خدائی حکم میں علاوہ اس حکمت کے کہ اس سے زینبؓ کی دلداری ہو جائے گی اور مطلقہ عورت کے ساتھ شادی کرنا مسلمانوں میں عیب نہ سمجھا جائے گا یہ حکمت بھی مدنظر تھی کہ چونکہ زیدؓ آنحضرت ﷺ کے متبنّٰی تھے اور آپؐ کے بیٹے کہلاتے تھے۔ اس لئے جب آپؐ خود ان کی مطلقہ سے شادی فرما لیں گے تو اس بات کا مسلمانوں میں ایک عملی اثر ہو گا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہوتا اور نہ اس پر حقیقی بیٹوں والے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اس طرح آئندہ کے لئے عرب کی جاہلانہ رسم مسلمانوں میں پورے طور پر مٹ جائے گی۔ چنانچہ اس بارہ میں قرآن شریف جو تاریخ اسلامی کا سب سے زیادہ صحیح ریکارڈ ہے، فرماتا ہے:

کہ جب زید نے زینب سے قطع تعلق کر لیا تو ہم نے زینب کی شادی تیرے ساتھ کر دی تا کہ مومنوں کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی روک نہ رہے۔ بعد اس کے کہ وہ منہ بولے بیٹے اپنی بیویوں سے قطع تعلق کر لیں اور خدا کا یہ حکم اسی طرح پورا ہونا تھا۔ (احزاب: 38)

اس خدائی وحی کے نازل ہونے کے بعد جس میں آنحضرت ﷺ کی اپنی خواہش اور خیال کا قطعاً کوئی دخل نہیں تھا، آپؐ نے حضرت زینبؓ کے ساتھ شادی کا فیصلہ فرمایا اور پھر حضرت زیدؓ کے ہاتھ ہی حضرت زینبؓ کو شادی کا پیغام بھیجا۔

(مسلم کتاب النکاح باب زواج زینب بنت جحش)

اور حضرت زینبؓ کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر ان کے بھائی حضرت ابو احمد عبد بن جحشؓ نے ان کی طرف سے ولی ہو کر چار سو درہم میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام حالات ازواج)

اس طرح وہ قدیم رسم جو عربوں میں راسخ ہو چکی تھی آنحضرت ﷺ کے ذاتی نمونہ کے نتیجہ میں اسلام میں بیخ و بن سے اکھیڑ کر پھینک دی گئی۔

محبتوں پر قرابتوں کے بندھن

خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ایسی شادیوں کی بھی تحریک فرمائی جن سے آپؐ کے وہ ساتھی جو آپؐ کے ساتھ یک جان دو قالب کا تعلق رکھتے تھے، آپؐ کے ساتھ رشتۂ قرابت میں منسلک ہو کر ایک ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بتایا کہ دنیا و آخرت میں یہ آپؐ کی بیوی ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب فضل عائشہؓ)

اور حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ کی شادی کا معاملہ سامنے آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ساتھ ان کے عقد کے سامان فرمائے۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے آپؐ کے ساتھ ان دو فدائیوں کا رشتۂ عقیدت، رشتۂ مصاہرت میں بھی بدل گیا۔ آنحضرت ﷺ سے قرابت قائم ہو جانے سے ان دونوں کے مقام عقیدت و وفا میں رفعتیں آئیں۔ ان رشتوں کی ضرورت و حکمت کا یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹیاں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے عقد میں دیں تو وہ بھی آپؐ سے قرابت قائم ہو جانے کی وجہ سے اور نورانی ہو گئے اور مسلمانوں میں رفیع المرتبت قرار پائے۔ ان میں سے ایک ذوالنور تھا تو دوسرا ذوالنورین۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آپؐ کے خسر تھے اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ آپؐ کے داماد اور یہ چاروں تھے جو یکے بعد دیگرے آنحضرت ﷺ کے جانشین اور راشد خلیفہ ہوئے۔ نبیٔ پاک کے ساتھ روحانی و جسمانی رشتے بلند روحانی و نورانی مقامات کے موجب تھے۔ جو خدا تعالیٰ نے ان شادیوں کی حکمتوں اور مصلحتوں میں رکھے تھے۔

دشمنیوں کا قلع قمع

عرب مستقل طور پر منافرتوں اور عداوتوں کی بنیاد پر بٹا ہوا تھا۔ دشمنیاں مضبوط جڑوں کے ساتھ قبائل و اقوام میں پیوستہ تھیں۔ اسلام نے ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے جہاں دیگر حکمت عملیاں اور سفارتیں اپنائیں وہاں اس مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے ان قبائل و اقوام میں شادیوں کا بوجھ بھی آنحضرت ﷺ کے کندھوں پر ڈالا۔ ان شادیوں کا ایک خاص زاویہ یہ ہے کہ یہ بعض قبائل یا قوموں کے سرداروں کی بیٹیوں سے ہوئیں۔ اگر ان کا مقصد کوئی اور ہوتا تو آپؐ خاص طور پر سرداران قبائل کی بیٹیوں کو عقد میں نہ لیتے بلکہ دیگر عورتوں میں اور کوائف تلاش کرتے۔ خصوصاً سرداروں کے ہاں رشتۂ مصاہرت قائم کرنا امن و آشتی کے قیام کا بہت مضبوط ذریعہ تھا جو باذن الٰہی آپؐ نے اختیار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کہ قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان میں سے ان لوگوں کے درمیان جن سے تم باہمی عداوت رکھتے تھے محبت ڈال دے۔ (الممتحنۃ:8)

اس آیت کریمہ کو اکثر مؤرخین و مفسرین نے آنحضرت ﷺ کی شادیوں اور خصوصاً حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان کے ساتھ شادی پر چسپاں کیا ہے کہ اس شادی کی وجہ سے قریش مکہ کے سردار ابوسفیان کے دل میں آپؐ کی عداوت کے جذبات لازماً سرد ہوئے تھے اور عملاً بھی ایسا ہی ہوا کہ اس شادی کے بعد اسلام کے خلاف ابوسفیان کسی میدان میں مقابلہ کے لئے نہیں نکلا۔ جبکہ اس سے پہلے جنگ احد اور جنگ احزاب وغیرہ میں یہی تھا جو کفار کے لشکر کے سردار اور سپہ سالار کے طور پر مقابلہ کے لئے نکلتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی اس شادی کے بعد کا ہی منظر ہے کہ وہ مصالحت کے لئے پھرتا نظر آتا ہے۔

حضرت جویریہؓ کا باپ حارث بن ابی ضرار بنو مصطلق کا سردار تھا۔ اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا۔ یہ قبیلہ لوٹ مار، ڈاکہ و رہزنی میں بھی ایک نام رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف جنگوں میں بنو مصطلق بھی ضرور شریک ہوتے تھے۔ اسی بناء پر جب غزوہ بنی مصطلق ہوا تو اس کے نتیجہ میں بہت سے افراد قیدی بن کر مدینہ لائے گئے جن میں سردار قبیلہ حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برہ (حضرت جویریہؓ) بھی تھی۔ اس سے آنحضرت ﷺ نے شادی کی۔ صحابہؓ نے جب یہ دیکھا کہ ان کے آقاؐ نے بنو مصطلق کی رئیس زادی کو شرف ازدواجی عطا فرمایا ہے تو انہوں نے اس بات کو خلاف شان نبوی سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کے سسرالی قبیلہ کو اپنی قید میں رکھیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا فدیہ یک لخت آزاد کر دیئے گئے۔ اسی بنا پر حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جویریہؓ اپنی قوم کے لئے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔

(ابوداؤد کتاب العتق و ابن ہشام حالات غزوہ مصطلق و زرقانی ازواج مطہرات، حضرت جویریہؓ)

اس رشتہ اور اس احسان کا یہ نتیجہ ہوا کہ بنو مصطلق کے لوگ بہت جلد اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر اپنی پرانی عادات ڈکیتی و رہزنی چھوڑ کر نیک نمونہ اختیار کرنے لگے اور پھر بلا تأخیر آنحضرت ﷺ کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

حضرت صفیہؓ سردار یہود حیی بن اخطب کی بیٹی اور سردار یہود کنانہ بن ربیع کی بیوی تھیں۔ یہ دونوں سردار یکے بعد دیگرے اسلام کو مٹانے کے لئے انگاروں پر لوٹتے تھے اور اسلام کے خلاف ہر ایک سازش و کوشش میں قائدانہ کردار ادا کرتے تھے۔ ان سرداروں کے تحت یہودی قبائل بنو نضیر و بنو قریظہ کی اسلام دشمنی اور ان کا انجام تاریخ کا ایک تلخ باب ہے۔ غزوۂ خیبر کے بعد جب آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے شادی کی تو اس کے بعد مدینہ و خیبر کے یہود میں سے کسی نے بھی اسلام کے خلاف کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ گو غزوۂ خیبر کے بعد ان کی طاقت ٹوٹ چکی تھی مگر اسلام کے خلاف کسی جنگ میں وہ ملوث نظر نہیں آتے۔

آنحضرت ﷺ کی ایسی شادیوں سے نہ صرف یہ کہ قبائل و اقوام میں عداوتوں کی گرہیں کھلیں بلکہ محبتوں کے مضبوط بندھن بندھے اور امن و آشتی کو فروغ ملا۔

خاندانی حدود کی وسعت اور وحدت ملی

ساری دنیا میں عموماً اور عرب میں خصوصاً ازدواجی رشتوں کو آپس میں تعلقات کی پختگی کا مضبوط ترین ذریعہ شمار کیا جاتا تھا اور پھر ان کی غیر معمولی قدر کی جاتی تھی اور معاملات میں ان کی وقعت ہوتی تھی۔ تو آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اور مدینہ میں قیام کا سوال اٹھا تو آپؐ نے اس رشتہ کو مدنظر رکھا جو آپؐ کے پڑدادا مُطلب کے بھائی کا بنو خزرج کے قبیلہ بنو نجار کے ساتھ تھا۔ مطلب نے بنو نجار میں سلمٰی نامی عورت سے شادی کی تھی جو آنحضرت ﷺ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ تھیں۔

(ابن ہشام اولاد ہاشم و أمھاتھم)

فتح مکہ سے قبل جب حدیبیہ کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنو خزاعہ پر بنو بکر نے حملہ کیا تو بنو خزاعہ کے سردار عمرو بن سالم خزاعی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدد کی فریاد لے کر آیا تو اس وقت اس نے آپؐ

کے جد امجد قصی کی والدہ کے تعلق کا واسطہ دیا جو جو بنو خزاعہ سے تھیں۔ (المواہب اللدنیہ وزرقانی فتح خیبر)

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے اس سے بھی دور کا ایک حوالہ دیتے ہوئے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ "جب خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر مصر کا ملک فتح کرائے تو اہل مصر سے نیکی اور احسان کا سلوک کرنا کیونکہ بوجہ (ہماری ماں ہاجرہ کے) رشتۂ مصاہرت تم پر اہل مصر کا خاص حق ہے۔"

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب وصیۃ النبی باہل مصر)

اسی روح کو اور فطرتی جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کی خاص منشاء کے تحت مختلف اقوام اور قبائل سے رشتۂ ازدواج باندھا تا کہ بین القبائل والاقوام والمذاہب ایک وسعت پذیر تعلق محبت استوار ہو جائے۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ جن خاندانوں اور قبائل وغیرہ میں آپؐ نے شادیاں کیں ان کی وجہ سے وہ سب بھی آپس کے رشتوں میں منسلک ہو گئے۔ یہ رشتے ایسے تھے جن کا مرکزی نقطہ آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات تھی۔ یعنی اتحاد و مودت آپؐ سے پھوٹ کر چار سُو پھیل رہی تھی۔ چنانچہ آپؐ کی جتنی بھی شادیاں ہوئیں سوائے دو ازواج مطہرات کے سب الگ الگ قبیلوں میں ہوئیں۔ یہ دو ازواج حضرت زینب بنت خزیمہؓ اور حضرت میمونہؓ تھیں جو ماں کی جانب سے بہنیں بھی تھیں۔ حضرت زینبؓ کی وفات کے تقریباً چار سال بعد آنحضرت ﷺ نے اسی قبیلہ بنو ہلال سے حضرت میمونہؓ کو عقد زوجیت میں لیا۔ اسی طرح ازواج مطہرات میں سے وہ بھی تھیں جو عرب میں موجود دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والی تھیں اور آپؐ کے عقد میں آنے سے پہلے مسلمان ہوئی تھیں۔

ازواج مطہرات کے قبائل

ازواج مطہرات کے قبائل و خاندان کا سرسری جائزہ حسب ذیل ہے۔

1: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا — بنو عزّیٰ
2: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا — بنو عامر
3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا — بنو تیم
4: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا — بنو عدی
5: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا — بنو مخزوم
6: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا — بنو امیہ

یہ چھ ازواج مطہرات قبائل قریش میں سے تھیں۔

7: حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا — بنو ہلال
8: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا — بنو اسد
9: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا — بنو مصطلق
10: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا — بنو ہلال

یہ چار ازواج قریش میں سے نہیں تھیں مگر عرب تھیں۔

ان مذکورہ بالا دس ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہؓ تھیں جو پیدائشی مسلمان تھیں۔ آپؓ کے علاوہ باقی سب وہ تھیں جو خود مسلمان ہوئیں یا اپنے والدین کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئی تھیں۔ اس وقت عرب میں بت پرستی کا رواج زیادہ تھا اور قبائل قریش اور دیگر عرب قبائل عمومی طور پر بت پرستی میں ہی مبتلا تھے اور قبل از اسلام یہ ازواج مطہرات ایسے ہی مذہب سے تعلق رکھتی تھیں۔

11: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا — بنو ہارون

آپؓ یہود سے بنی اسرائیلی اور غیر عرب تھیں اور آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے عقد میں آنے سے قبل اسلام قبول کیا۔

ان کے علاوہ حضرت ماریہ قبطیہؓ تھیں جو مصری عیسائی تھیں اور آنحضرت ﷺ کے عقد میں آنے سے قبل مدینہ آتے ہوئے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہوئی تھیں۔

(ابن سعد وزرقانی ذکر ازواج مطہرات وسراری)

اس مختصر جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شادیوں میں خدا تعالیٰ نے منجملہ حکمتوں کے یہ حکمت بھی رکھی تھی کہ آپؐ نے مختلف قبائل، اقوام اور مذاہب حتیٰ کہ عرب و عجم سے رشتۂ مصاہرت جوڑ کے اخوت و محبت کو عالمی وسعتیں عطا کیں۔

عورتوں کی دینی تعلیم

آنحضرت ﷺ کی بعض شادیوں میں یہ حکمت بھی تھی کہ شریعت کے وہ مسائل جو خاص طور پر عورتوں سے متعلق ہیں یا میاں بیوی کے تعلقات اور دیگر گھریلو معاملات سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی تعلیم و تدریس کے لئے ایسی عورتوں سے شادی کی ضرورت تھی جو شریعت کی اس ذمہ داری کی متحمل ہو سکتیں۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے تو حضرت عائشہؓ کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے رویا میں دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور آپؐ کے سامنے ایک سبز رنگ کا ریشمی رومال پیش کر کے عرض کیا کہ "یہ آپ کی بیوی ہے دنیا اور آخرت میں"۔ آپؐ نے رومال لے کر دیکھا تو اس پر حضرت عائشہ بنت ابوبکرؓ کی تصویر تھی۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب النظر الی المرأۃ قبل التزویج ترمذی کتاب المناقب باب فضل عائشہؓ)

حضرت عائشہؓ نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنی خداداد صلاحیتوں کے ساتھ اس ذمہ داری کا بھرپور حق ادا کیا۔ چنانچہ لکھا ہے "کہ حضرت عائشہ لوگوں میں سب سے زیادہ دینی فہم رکھنے والی، سب سے زیادہ علم کی مالک اور روزمرہ کے امور میں سب سے زیادہ اچھی رائے دینے والی تھیں۔ (الاصابہ)

آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپؓ کی رفاقت میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ عورتوں میں آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے سب سے زیادہ فرمودات بیان فرمائے ہیں اور آپؓ کی دو ہزار سے زائد روایات معتبر کتب احادیث میں درج کی گئی ہیں۔ یہ دین کا بہت بڑا حصہ تھا جو آپؓ کے ذریعہ امت کو پہنچا۔

حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت زینبؓ بنت جحش دیگر ازواج سے آپ کی شادیوں میں بھی ایسی ہی حکمتیں مضمر تھیں۔ آپؐ نے بھی آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں رہ کر دین کا بہت بڑا حصہ امت تک پہنچایا۔

ازواج مطہرات میں سے اکثر نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ادوار میں بھی امور خلافت میں خاص کردار ادا کئے اور تعلیم و تدریس میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

دست خلافت کی عطا

کماں میں تیر جب دستِ خلافت سے عطا ہووے
نشانہ کس طرح پھر دستِ مومن کا خطا ہووے

قلم سے سر قلم اوہام کا کرنے کا وقت آیا
تو مجھ کو میرے آقا نے قلم بھیجا، بھلا ہووے

قلم کو تھام کر نکلوں خلافت کی زباں بن کر
فتوحاتِ نمایاں کا نشاں مجھ کو عطا ہووے

میں قرآں کی ہدایت کو سدا پیشِ نظر رکھوں
مری تحریر رمزِ نصرتِ ربّ الوریٰ ہووے

☆☆☆

مرے محسن! ترے احسان بندہ پر ہزاروں ہیں
تری شفقت کے صدقے کر رہا ہوں نور افشانی

فقط تیرا کرم ناچیز کو ہر آں نوازے ہے
وگرنہ میں کہاں قابل کہ پاؤں قربِ سبحانی

قلم کی لاج رکھنے کی مجھے توفیق دے مولیٰ!
مرے ہر حرف میں نورِ خلافت کی ہو تابانی

خلیلؔ احمد میں بھی یا رب! خلیلی رنگ پیدا ہو
ترا لطف و کرم ہر آں کرے میری نگہبانی

خلیلؔ

اسوۂ نبویؐ کی حفاظت کا انتظام

آنحضرت ﷺ کی شادیوں میں ایک حکمت یہ بھی نمایاں نظر آتی ہے کہ اختلاف طبائع کی وجہ سے ہر زوجۂ مطہرہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کو الگ الگ زاویوں سے بھی اخذ کیا۔ اس کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں کیونکہ ہر صاحب علم جانتا ہے کہ

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118130 میں آصف احمد

ولد خادم حسین قوم شکرانی پیشہ طالبعلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 134-A نیو مسلم ٹاؤن لاہور ضلع لاہور ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1,200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آصف احمد گواہ شد نمبر 1 پیرانس احمد موعود ولد پیر عابد احمد اقبال گواہ شد نمبر 2 جواد سعید ملک ولد سعید احمد ملک

مسل نمبر 118131 میں پیرانس احمد موعود

ولد پیر عابد احمد اقبال قوم سید پیشہ طالبعلم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 180-A نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ضلع لاہور ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1,500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ پیرانس احمد موعود گواہ شد نمبر 1 آصف احمد ولد غلام حسین گواہ شد نمبر 2 مسلم اقبال ولد محمد ظفر اقبال بھٹی

مسل نمبر 118132 میں فہد احمد

ولد محمد ابراہیم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 161-A آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور ضلع لاہور ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1 مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فہد احمد گواہ شد نمبر 1 محمد اسامہ ولد منور احمد گواہ شد نمبر 2 محمد فصیح الدین احمد ولد محمد جمیل الدین احمد

مسل نمبر 118133 میں نتاشا امبر

بنت کوثر نعیم قوم اعوان پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kari Kot ضلع گوجرانوالہ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 اپریل 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نتاشا امبر گواہ شد نمبر 1 منیب ملک ولد ملک منیر احمد گواہ شد نمبر 2 ملک منیر احمد ولد محمد شفیع

مسل نمبر 118161 میں راتل ہارون

ولد نصیر احمد چوہدری قوم...... پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 4/49 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستان روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راتل ہارون گواہ شد نمبر 1 نداء الحق ندیم ولد رانا محمد صدیق گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری احمد علی

مسل نمبر 118162 میں نسرین یونس

بنت محمد یونس قوم بلوچ پیشہ طالبعلم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 20/8 دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نسرین یونس گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد یوسف گواہ شد نمبر 2 علیم الدین ولد صالح محمد

مسل نمبر 118163 میں ثمرین یونس

ولد محمد یونس قوم بلوچ پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 20/8 دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمرین یونس گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد یوسف گواہ شد نمبر 2 علیم الدین ولد صالح محمد

مسل نمبر 118164 میں سیماب احمد

بنت ممتاز احمد قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 9/10 دارالیمن شمالی ہدیٰ ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سیماب احمد گواہ شد نمبر 1 علیم الدین ولد صالح محمد گواہ شد نمبر 2 شہریار احمد ولد علیم الدین

مسل نمبر 118165 میں محمد شاہد نواز خان

ولد محمد نواز خان قوم...... پیشہ طالبعلم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 مارچ 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد شاہد نواز خان گواہ شد نمبر 1 دلاور محمود بٹ ولد خالد محمود بٹ گواہ شد نمبر 2 محمد دانیال ولد عباس احمد باجوہ

مسل نمبر 118166 میں مدیحہ بشیر

بنت بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارلشکر جنوبی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدیحہ شبیر گواہ شد نمبر 1 افضل احمد ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم ولد محمد اسلم

مسل نمبر 118167 میں محمود احمد

ولد محمد اکرم قوم سدھو پیشہ دکان دار عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالشکر جنوبی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 02 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمود احمد گواہ شد نمبر 1 افضل احمد ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم ولد محمد سلیم

مسل نمبر 118168 میں عابدہ قاسم

بنت محمد قاسم قوم ڈوگر پیشہ طالبعلم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وڑائچ ٹاؤن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عابدہ قاسم گواہ شد نمبر 1 وقار احمد خان ولد حمید احمد خان گواہ شد نمبر 2 محمد عدنان محمود ولد ارشد محمود

مسل نمبر 118169 میں انس بابر

ولد نصیب احمد قوم سندھو جٹ پیشہ دکان دار عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16 مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ گھر 10 مرلہ مالیتی -/14,25,000 پاکستانی روپے۔ 2۔ سلور 22 تولہ مالیتی -/18,000 پاکستانی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انس بابر گواہ شد نمبر 1 ادریس احمد ولد ممتاز احمد گواہ شد نمبر 2 حکیم فرید احمد ولد حکیم خورشید احمد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک مبارک احمد صاحب آف کینیڈا کا بائی پاس آپریشن بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب سے مکمل شفایابی اور صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ کارکن نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے خاوند محترم ملک منیر احمد اعوان صاحب کارکن دفتر منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ کو مورخہ 27 جنوری 2015ء کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کا ایک والو تبدیل کروایا گیا ہے۔ ابھی مزید والو کی دو ہفتہ تک تبدیلی متوقع ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

۞ مکرمہ نسرین احمد دین صاحبہ بنت مکرم احمد دین صاحب وصیت نمبر 87787 نے مورخہ 10 دسمبر 2008ء کو کھیالی بائی پاس شیخوپورہ روڈ الیاس کالونی پرائمری سکول گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجود پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ آنسہ شیریں صاحبہ ترکہ مکرم شیخ مامون احمد صاحب)

۞ مکرمہ آنسہ شیریں صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند مکرم شیخ مامون احمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 25 بلاک نمبر 1 دارالصدر برقبہ 2 کنال 9 مربع فٹ میں سے 15 مرلہ 9 مربع فٹ اور قطعہ نمبر 2 بلاک نمبر 17 دارالعلوم غربی برقبہ 16 مرلہ 44 مربع فٹ منتقل کردہ ہیں۔ لہٰذا یہ قطعات جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردیئے جائیں۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ آنسہ شیریں صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرمہ نادیہ احمد صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرم عدنان مامون احمد صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرم سلمان مامون احمد صاحب۔ بیٹا
5۔ مکرمہ شیبا شہریار صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرم حسان مامون صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سید اشتیاق احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید محمد ایوب شاہ صاحب مرحوم جرمنی مورخہ 28 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 59 سال تھی۔ مورخہ 30 جنوری 2015ء کو مکرم ڈاکٹر غفار صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین دعا مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، خادم سلسلہ، خاموش طبع، ملنسار، خوش مزاج، محبت کرنے والے اور خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے مخلص وجود تھے۔ لواحقین میں بیوہ کے علاوہ چار بھائی خاکسار، مکرم سید افتخار احمد شاہ صاحب جرمنی، مکرم سید افضال احمد شاہ صاحب جرمنی اور مکرم سید بشارت احمد شاہ صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ اہلیہ ثانی کے بچوں کو بہت محبت اور پیار سے پالا اور بے حد خیال رکھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

۞ مکرم ہشام ناصر مرزا صاحب ابن مکرم مرزا ناصر احمد صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ فرزانہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب فیکٹری ایریا احمد مورخہ 26 جنوری 2015ء کو اڑھائی سال کی علالت کے بعد بعمر 50 سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب بیت محمود میں محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا مکرم مظفر احمد ظفر اٹھوال صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ نیک اور سلسلہ کی دیرینہ خادمہ تھیں۔ مرحومہ نے حلقہ میں 15 سال سیکرٹری تربیت اور دیگر جماعتی امور انتہائی ذمہ داری سے سرانجام دیئے۔ جماعت کے ساتھ والہانہ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ صابر، شکر گزار، ملنسار اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مرحومہ نے 40 سال کی عمر میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا اور بچوں کو پڑھاتی رہیں۔ شدید علالت کو صبر وتحمل سے برداشت کیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ خاکسار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ہم سب سے تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆..........☆☆..........☆☆

بقیہ از صفحہ 5۔ شادی کی حکمتیں

آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے فرداً فرداً ہمیں کثرت سے آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ان تفصیلات میں یہ بات بھی خاص نوٹ کرنے والی ہے کہ ہر زوجہ مطہرہ نے اس پاک اسوہ کے الگ الگ پہلوؤں کو مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے جس سے نہ صرف یہ کہ آپؐ کی عائلی و ازدواجی زندگی کی تفصیلات محفوظ ہوئیں بلکہ علم و عرفان دین اور احکام شریعت کی تشریحات کے بھی بیشمار پہلو امت تک پہنچ گئے۔

گھر سے باہر آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال، آپؐ کی سنت، اوصاف، اخلاق، سیرت، خصائل اور اسوۂ حسنہ کو سب لوگ مشاہدہ کرتے تھے اور اس کو محفوظ کر لیتے تھے جبکہ آپؐ کے ایسے اقوال و افعال جو محض گھر میں ظاہر ہوتے تھے ان کی حفاظت اور بیان کے لئے شارع نبی کے لئے متعدد ازواج کی ضرورت تھی بلکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو شریعت کا ایک بڑا حصہ نہ بیان ہوسکتا نہ محفوظ اور امت لازماً ایک بہت بڑی تعلیم، عظیم نمونہ اور اسوۂ حسنہ سے محروم رہ جاتی۔ اسی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسانی فطرت کے تقاضہ کے تحت اور طبائع کے اختلاف کی وجہ مختلف عورتیں اپنے اپنے مزاج کے مطابق مختلف عورتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہی حال اس معاشرہ کا بھی تھا۔ چنانچہ مختلف عورتیں مختلف ازواج مطہرات کے ساتھ تعلق کی بناء پر ان سے اپنے ایسے مسائل بیان کر کے آنحضرت ﷺ سے ان کا حل معلوم کرتی تھیں جو وہ براہ راست آپؐ سے نہیں پوچھ سکتی تھیں۔ شریعت کی اس بنیادی اور اہم ضرورت کو زیادہ ازواج کے بغیر پورا کرنا ممکن نہیں تھا۔

بقیہ از صفحہ 1۔ ہفتہ وقف جدید

☆ ایسے احباب جن کی استطاعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے معاون خاص بننے کی ہو ان کی استطاعت کے مطابق انہیں معاون خاص بننے کی تحریک کریں گو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد دے کر معاونین خاص صف اول میں شمولیت تو ہو جاتی ہے لیکن اگر استطاعت پانچ، دس ہزار یا اس سے زیادہ کی ہو تو استطاعت کے مطابق قربانی زیادہ خیروبرکت کا موجب ہوتی ہے۔

☆ ایسے احباب جن کی استطاعت صف دوم میں شامل ہونے کی ہے انہیں تحریک کی جائے کہ وہ پانچ صد سے ایک ہزار روپیہ تک دے کر معاونین خاص صف دوم میں شامل ہوں۔

☆ جن احباب کے مالی حالات دوران سال اچھے ہوئے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر زائد ادائیگی کی تحریک کی جائے۔

چندہ امداد مراکز نگر پارکر

چندہ امداد مراکز نگر پارکر تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کی ایک اہم مد ہے۔ سب احباب تھوڑی بہت ادائیگی کر کے اس میں ضرور شامل ہوں۔ اس سے نگر پارکر کے علاقہ میں دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کے کام کئے جاتے ہیں۔

دفتر اطفال

دفتر اطفال میں ناصرات، اطفال اور سات سال سے کم عمر کے بچوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ دو صد (Rs 200) یا اس سے زائد حسب توفیق ادائیگی کی تحریک کر کے ان ننھے مجاہد/ننھی مجاہدات وقف جدید بنانے کی کوشش کریں۔ اب بہت سے احمدی بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد سے ایک لاکھ روپے تک ادا کر رہے ہیں۔

وصولی

☆ کوشش فرمائیں کہ اس ہفتہ میں کم از کم وصولی 1/4 حصہ ہو جائے۔

☆ جو احباب گزشتہ سال کسی مجبوری کے تحت اپنے وعدہ کی بروقت ادائیگی نہیں کرسکے ان سے بھی درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بقایا جات ادا کریں۔ ایسے احباب سے ضرور رابطہ کریں۔

☆ ہماری ذیلی تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال ہیں۔ درج بالا گزارشات کی روشنی میں مقامی لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ سے تعاون کی درخواست کریں۔

☆ اپنے حلقہ کے مربی یا معلم صاحب سے حسب حالات تعاون کی گزارش کریں۔

☆ وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کے لئے خود بھی دعا کریں اور احباب جماعت کو بھی دعاؤں کی درخواست کرتے رہیں۔

نوٹ:۔ وعدہ جات اور مساعی کی رپورٹ 28 فروری 2015ء تک دفتر وقف جدید مال میں پہنچا دیں۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

کرکٹ ورلڈ کپ 2015 کا شیڈیول

دن/تاریخ	میچ	پول	مقام
ہفتہ 14 فروری	نیوزی لینڈ بمقابلہ سری لنکا	A	کرائسٹ چرچ
ہفتہ 14 فروری	آسٹریلیا بمقابلہ انگلینڈ	A	میلبورن
اتوار 15 فروری	جنوبی افریقہ بمقابلہ زمبابوے	B	ہملٹن
اتوار 15 فروری	پاکستان بمقابلہ بھارت	B	ایڈیلیڈ
سوموار 16 فروری	آئرلینڈ بمقابلہ ویسٹ انڈیز	B	نیلسن
منگل 17 فروری	نیوزی لینڈ بمقابلہ سکاٹ لینڈ	A	ڈونیڈن
بدھ 18 فروری	بنگلہ دیش بمقابلہ افغانستان	A	کینبرا
جمعرات 19 فروری	زمبابوے بمقابلہ یو اے ای	B	نیلسن
جمعہ 20 فروری	نیوزی لینڈ بمقابلہ انگلینڈ	A	ولنگٹن
ہفتہ 21 فروری	پاکستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز	B	کرائسٹ چرچ
ہفتہ 21 فروری	آسٹریلیا بمقابلہ بنگلہ دیش	A	برسبین
اتوار 22 فروری	سری لنکا بمقابلہ افغانستان	A	ڈونیڈن
اتوار 22 فروری	بھارت بمقابلہ جنوبی افریقہ	B	میلبورن
سوموار 23 فروری	انگلینڈ بمقابلہ سکاٹ لینڈ	A	کرائسٹ چرچ
منگل 24 فروری	ویسٹ انڈیز بمقابلہ زمبابوے	B	کینبرا
بدھ 25 فروری	آئرلینڈ بمقابلہ یو اے ای	B	برسبین
جمعرات 26 فروری	افغانستان بمقابلہ سکاٹ لینڈ	A	ڈونیڈن
جمعرات 26 فروری	بنگلہ دیش بمقابلہ سری لنکا	A	میلبورن
جمعہ 27 فروری	جنوبی افریقہ بمقابلہ ویسٹ انڈیز	B	سڈنی
ہفتہ 28 فروری	نیوزی لینڈ بمقابلہ آسٹریلیا	A	آک لینڈ
ہفتہ 28 فروری	بھارت بمقابلہ یو اے ای	B	پرتھ
اتوار یکم مارچ	انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا	A	ویلنگٹن
اتوار یکم مارچ	پاکستان بمقابلہ زمبابوے	B	برسبین
منگل 3 مارچ	جنوبی افریقہ بمقابلہ آئرلینڈ	B	کینبرا
بدھ 4 مارچ	آسٹریلیا بمقابلہ افغانستان	A	پرتھ
بدھ 4 مارچ	پاکستان بمقابلہ یو اے ای	B	نیپئر
جمعرات 5 مارچ	بنگلہ دیش بمقابلہ سکاٹ لینڈ	A	نیلسن
جمعہ 6 مارچ	بھارت بمقابلہ ویسٹ انڈیز	B	پرتھ
ہفتہ 7 مارچ	پاکستان بمقابلہ جنوبی افریقہ	B	آکلینڈ
ہفتہ 7 مارچ	آئرلینڈ بمقابلہ زمبابوے	B	ہوبارٹ
اتوار 8 مارچ	نیوزی لینڈ بمقابلہ افغانستان	A	نیپئر
اتوار 8 مارچ	آسٹریلیا بمقابلہ سری لنکا	A	سڈنی
سوموار 9 مارچ	انگلینڈ بمقابلہ بنگلہ دیش	A	ایڈیلیڈ
منگل 10 مارچ	بھارت بمقابلہ آئرلینڈ	B	ہملٹن
بدھ 11 مارچ	سری لنکا بمقابلہ سکاٹ لینڈ	A	ہوبارٹ
جمعرات 12 مارچ	جنوبی افریقہ بمقابلہ یو اے ای	B	ویلنگٹن
جمعہ 13 مارچ	نیوزی لینڈ بمقابلہ بنگلہ دیش	A	ہملٹن
جمعہ 13 مارچ	انگلینڈ بمقابلہ افغانستان	A	سڈنی
ہفتہ 14 مارچ	بھارت بمقابلہ زمبابوے	B	آکلینڈ
ہفتہ 14 مارچ	آسٹریلیا بمقابلہ سکاٹ لینڈ	A	ہوبارٹ
اتوار 15 مارچ	ویسٹ انڈیز بمقابلہ یو اے ای	B	نیپئر
اتوار 15 مارچ	پاکستان بمقابلہ آئرلینڈ	B	ایڈیلیڈ
بدھ 18 مارچ	پہلا کوارٹر فائنل (اے ون بمقابلہ بی فور)		سڈنی
جمعرات 19 مارچ	دوسرا کوارٹر فائنل (اے ٹو بمقابلہ بی تھری)		میلبورن
جمعہ 20 مارچ	تیسرا کوارٹر فائنل (اے تھری بمقابلہ بی ٹو)		ایڈیلیڈ
ہفتہ 21 مارچ	چوتھا کوارٹر فائنل (اے فور بمقابلہ بی ون)		ویلنگٹن
منگل 24 مارچ	پہلا سیمی فائنل		آکلینڈ
جمعرات 26 مارچ	دوسرا سیمی فائنل		سڈنی
اتوار 29 مارچ	فائنل		میلبورن

سندھ یونیورسٹی

جام شورو ضلع حیدر آباد میں سندھ یونیورسٹی واقع ہے۔ قیام پاکستان کے وقت پاکستان میں صرف ایک یونیورسٹی تھی یعنی پنجاب یونیورسٹی۔ سندھ یونیورسٹی کے قیام کا قانون 3/اپریل 1947ء کو منظور ہو گیا تھا لیکن سندھ یونیورسٹی کے کام کا آغاز پاکستان بننے کے بعد ہوا۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے فاضل پروفیسر جناب اے بی اے حلیم صاحب اس یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ تاہم کراچی کے وفاقی دارالحکومت بن جانے کے بعد کراچی کے لئے ایک اور یونیورسٹی کی منظوری دی گئی جو "جامعہ کراچی" کے نام سے مشہور ہوئی۔

سندھ یونیورسٹی کو اپریل 1951ء میں حیدر آباد منتقل کر دیا گیا جو سندھ کا صدر مقام تھا۔ علامہ آئی آئی قاضی اس کے دوسرے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ ان کے دور میں سندھ یونیورسٹی نے غیر معمولی ترقی کی۔ اس وقت سندھ یونیورسٹی کو ملک کی جامعات میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اب اس سے ملحقہ کالجوں کی تعداد 50 سے زائد ہے۔

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔فروری

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:50

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7 فروری 2015ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یو کے 23 جولائی 2011ء
1:50 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

نئے سال کا نیا کھیل۔ لبرٹی فیبرکس پہ
لگ گئی سیل۔ لگ گئی۔ لگ گئی۔ سیل۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ پاکستان
0092-47-6213312

مکان برائے فروخت
سنجیدہ آفر پر فوری فروخت کرنا ہے۔
رقبہ دس مرلے، تین بیڈ روم، سٹنگ روم۔ سٹڈی روم۔ کچن۔ پورچ۔ خوب مضبوط اور اونچا بنا ہوا مکان ہے۔
رابطہ: 03361758760,03336709576
عظیم پارک (ناصر آباد جنوبی) ساہیوال روڈ ربوہ

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو
فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
واشنگ مشین، ڈرائر مشین، کوکنگ رینج کی مکمل ورائٹی نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔ نیز پرانی مشین کے بدلہ میں نئی حاصل کریں۔
ریلوے روڈ ربوہ: 0323-9070236

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

FR-10

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دوہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313